

جامعہ حفصہ اردو فورم

کے طرف سے

شیخ ابو وائل العراقي حفظہ اللہ

امیر جماعت انصار السنہ

سے ملاقاتے



ملاقات

مابین شرکائے جامعہ حفصہ اردو فورم اور شیخ ابو وائل عراقی (حفظہ اللہ) امیر جماعتِ انصار السنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم شیخ! سب سے پہلے تو ہم آپ سمیت تمام مجاہدین عراق کے لیے خیر و عافیت کی تمنا کرتے ہیں، ساتھ ہی سوالات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں:

سوال: محترم شیخ! سب سے پہلے تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس راستے کا انتخاب کیوں کیا، حالاں کہ ممکن تھا کہ آپ بھی دیگر لوگوں کی طرح گھر میں آرام سے رہتے؟ نیز آپ ان مختصر وسائل کے ساتھ کس طرح اُن دشمنوں سے نبرد آزما ہیں جو ہر طرح کے وسائل سے مالا مال ہیں؟

جواب: الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والرسولین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین، البتدعۃ والبشرکین۔

وعد:

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے مجھے اس راستے کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس فضل سرا سراسی کا ہے اور اُس سے دعا ہے کہ اسے خالص اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ یہ خوش بختی اُسی نے میرے لیے مقدر فرمائی، پس اُسی کے لیے تمام

تعریفیں اور اُسی کا فضل ہے۔

سوال: آپ مجاہدین کی ایک جماعت کے امیر ہیں، اس حیثیت سے آپ اُمت کے حالات کو کس تناظر میں دیکھتے ہیں؟ حالات میں کچھ بہتری کی اُمید ہے یا مزید خراب ہوں گے؟

جواب: میرے دینی بھائی! میں اللہ کے دین کا ایک خادم ہوں مجاہدین کا امیر نہیں، مجھے تو جماعتِ انصار اللہ کے مجاہدین نے اپنا امیر متعین کر دیا ہے ورنہ میں ان سے ہرگز افضل نہیں۔ یہ درحقیقت بہت بڑی ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی ادائیگی میں میری مدد فرمائے۔

عراق کے حالات باہمی تنازعات، تفرقہ اور ہر ایک کے اپنی رائے کو بہتر جاننے کے سبب بد سے بدتر کی طرف گامزن ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ! مجاہدین درحقیقت اہل سنت (سنیوں) کے اُن سے دست بردار ہونے کی وجہ سے کمزور ہوئے ہیں، لیکن ساتھ ہی لوگوں اور مجاہدین کے درمیان تعلقات کی بحالی کے لیے خوش آئند کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس کوشش میں کامیاب فرمائے۔

سوال: عراق میں مجاہدین کی کیا صورتِ حال ہے؟ وہاں کی کافر حکومت امریکی انخلا کے بعد اُسی طرح مستحکم ہے یا کچھ کمزوری واقع ہوئی ہے؟

جواب: رافضیوں کی حکومت مستحکم نہیں، بلکہ اندرونی طور پر کمزوری و انتشار کا شکار ہے، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور باہم پیدا کیے ہوئے بگاڑ کی اصلاح کریں۔

سوال: عراقی فوج کی کیا صورتِ حال ہے جو اس وقت صلیبیوں کے مقاصد کے لیے کام کر رہی ہے؟

جواب: وہ انتشار کا شکار ہے اور مجاہدین کے آگے ٹھہرنے کی ہمت نہیں رکھتی، الا یہ کہ اپنے معاملات درست کر لیں تو اہل

سنت ان کے قریب آسکتے ہیں۔

سوال: کیا عراق کی جہادی جماعتیں باہم تعاون کرتی ہیں اور کیا تمام القاعدہ کے ساتھ ہیں؟ ”دولتِ عراق اسلامیہ“ جس کی بنیاد القاعدہ نے رکھی ہے کیا تمام جماعتیں اُس کے جھنڈے تلے جمع ہیں یا صرف بعض جماعتیں؟

جواب: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، اکثر جماعتوں کی اپنی اپنی مرکزی حیثیت ہے۔

سوال: اِس کی کیا وجوہات ہیں کہ مجاہدین کافر حکومت کے خلاف ایک جھنڈے تلے جہاد نہیں کر رہے؟

جواب: اِس کی کئی وجوہات ہیں جن کا یہاں بیان طول کا باعث ہے، لیکن شاید بنیادی وجوہات باہم تنازعات، تفرقہ اور ایک دوسرے کو گمراہ اور فاسق، حتّٰی کہ کافر و مرتد گردانا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ!

سوال: کیا عراق میں ایسے علاقے ہیں جہاں شریعت نافذ ہے؟

جواب: شمالی عراق کے علاقے ”بیارہ“ کے علاوہ ایسا کوئی خطہ میرے علم میں نہیں جہاں شریعت نافذ ہو، اس کے علاوہ دیگر جگہوں پر کوششیں جاری ہیں۔

سوال: کیا انصار اللہ کے مجاہدین خصوصاً اور عراق کے دیگر مجاہدین عموماً شام میں جاری جہاد میں شریک ہیں؟ جب کہ ہم ایسی باتیں سن رہے ہیں کہ مجاہدین شام کے جہاد کو عراق کے جہاد پر فضیلت دے رہے ہیں؟

جواب: الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اہل شام کے ساتھ جہاد میں شریک ہیں اور اپنی استطاعت کے مطابق اُن کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ باقی ہمارا حال بھی دیگر جہادی خطوں کی طرح ہی ہے۔

سوال: کیا غیر عراقی مسلمانوں کے لیے عراق آکر تربیت حاصل کرنا ممکن ہے؟ مطلب اگر افغان مجاہدین تربیت کے لیے کویت وغیرہ کے راستے عراق میں داخل ہوں تو کیا یہ آسان ہے؟

جواب: فی الحال ہمارے لیے یہ مشکل ہے۔

سوال: عراق کے عام مسلمان کیا آپ لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور آپ کو چاہتے ہیں؟

جواب: نہیں، ایسا نہیں ہے اور اس کی وجہ جھوٹی وباطل خبریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ عافیت فرمائیں!

سوال: عامۃ المسلمین میں سے ایک آدمی جو اسلامی تعلیمات سے زیادہ آشنا نہیں، لیکن وہ اسلام کے معاملے میں غیرت مند ہے اور اپنے دین سے محبت رکھتا ہے، وہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے عراق ہجرت کرنا چاہتا ہے، تو وہ عراق کے کس علاقے کی طرف ہجرت کرے اور کہاں جہاد میں شریک ہو؟ اور کس علاقے میں حقیقی مجاہدین کو تلاش کرے؟

جواب: فی الحال یہ مشکل ہے۔

سوال: افغان مجاہدین کے متعلق آپ کا کیا موقف ہے؟

جواب: کچھ غیر شرعی امور کے باوجود وہ خیر پر ہیں اور اُن کی حکومت حقیقی طور پر شرعی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اُن کی شان و شوکت اور حکومت کو لوٹا دے۔

سوال: کیا آپ کے ہاں بھی وہی تشدد رواں ہے جو طالبان نے اپنے دور میں رواں رکھا تھا کہ ڈاڑھی نہ رکھنے والے کو سزا دینا وغیرہ؟ اگر مستقبل میں آپ کے ہاتھ حکومت آئی تو کیا آپ بھی یہ روش اختیار کریں گے؟

جواب: یہ ان میں سے بعض کی غلطیاں ہیں، صحیح طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں سے نرمی و آسانی کا معاملہ کریں اور نیکی کی دعوت دیں۔ نیکی کی دعوت نیک طریقے پر ہونی چاہیے اور اسی طرح برائی سے روکنا برائی کی طرز پر نہیں ہونا چاہیے، تاکہ دین غالب ہو جائے جیسا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے۔

سوال: آپ کے پاس کافی تعداد میں ماہر اور تعلیم یافتہ انجینئرز موجود ہیں، تو آپ کے پاس ان ڈرون طیاروں کو گرانے کا کوئی طریقہ نہیں؟

جواب: مجھے اس کے بارے میں زیادہ علم نہیں، ان طیاروں سے دفاع کے متعلق جو روایتی طریقہ ہے انٹی ایئر کرافٹ اسلحہ کا استعمال وغیرہ، میں اسی سے واقف ہوں۔

سوال: آج کل دنیا میں بے شمار جہادی جماعتیں ہیں اور ہر ایک کا الگ الگ امیر ہے، کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تمام مجاہدین ایک امیر کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں، تاکہ جب کل خلافت قائم ہو تو وہ شخص تمام مجاہدین اور مسلمانوں کا امیر ہو؟

جواب: اس میں ان کے باہم تنازعات، تفرقہ، اختلاف اور ہر ایک کا خود کو امیر بننے کا اہل سمجھنا جیسے مسائل حائل ہیں۔

سوال: لیبیا اور تونس کے حالات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ خصوصاً اخوان المسلمین کے کردار پر روشنی ڈالیں؟

جواب: وہاں کے مسلمانوں کو چاہیے کہ حکمت و دعوت الی اللہ کے ذریعے دین کے حقیقی نفاذ کی کوشش کریں، اگر کوئی ان کے مقابل آئے تو اس سے جہاد و قتال کریں۔

سوال: ایک دوست کا یہ کہنا ہے کہ اس نے جامعہ حفصہ اردو فورم کے لیے جس کے نگران احناف ہیں، آپ کے بعض مضامین کا ترجمہ کیا ہے، اور میں بھی یہ کام کرتا ہوں حالاں کہ میں سلفی ہوں، مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی، کیوں کہ ہم سب ایک ہی دشمن سے سرپرہکار ہیں، لیکن بعض سلفی دوست مجھے ان کے ساتھ مل کر کام کرنے سے روکتے ہیں، تو کیا میں غلط کر رہا ہوں؟

جواب: تمام مسلمان ایک اُمت ہیں، خواہ متبع سنت ہوں یا بدعتی، وہ اپنے دشمن کے مقابلے میں ایک بازو کی مانند ہیں، اُن کے ساتھ تعاون میں کوئی شرعی قباحت نہیں، لیکن ساتھ ہی انھیں نصیحت کرنے اور توحید و سنت کی دعوت دینے سے ہرگز غافل نہ ہوں، ہمارے پاس اس بارے میں اسلاف کا طرزِ عمل موجود ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ نے تاتاریوں کے مقابلے اور ان سے جہاد کے لیے پوری اُمت کو جمع کیا تھا، کسی کو مستثنیٰ نہیں سمجھا تھا۔

سوال: میں نے آپ کی تحریروں میں کئی مشائخ کی تعریف پڑھی ہے، جیسے: شیخ ابو محمد مقدسی، شیخ ابو بصیر طرطوسی اور شیخ ابو قتادہ فلسطینی، اور آپ جانتے ہیں کہ شیخ ابو محمد مقدسی نے مجلس سیاسی برائے دفاعِ عراق جس کے آپ بھی رکن ہیں، کی مخالفت کی ہے اور شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے، تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: مجلس سیاسی، جو عرصے سے عملاً غیر فعال ہے، اس سے متعلق ابو محمد مقدسی کے موقف کے متعلق مجھے کوئی معلومات نہیں، وہ ایک غیر متحد قسم کی مجلس تھی جس میں ہر جماعت کی اپنی رائے و موقف تھا جو دوسرے سے مختلف تھا، مزید برآں وہ جھوٹے الزامات جو اس مجلس پر لگائے گئے۔ میں بذاتِ خود بھی اس کے امین عام کے کئی بیانات و مواقف پر اعتراض کر چکا ہوں، ان میں سے میرا ایک یہ تردیدی بیان بھی ہے جو ہم نے اپنی ویب سائٹ پر جاری کیا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين، والعاقبة للمتقين، ولا عدوان إلا على الظالمين، اہمبتدعة والمشرکین۔

آما بعد:

مجلس سیاسی برائے دفاع عراق کے امین عام علی جبوری نے ”الحیات“ رسالے کو استنبول میں بہ تاریخ ۱۳ جون ۲۰۱۰ء کو جو انٹرویو دیا ہے اور جو کچھ اس میں قابل اعتراض باتیں کہی ہیں، ہمیں اس کی اطلاع ملی ہے، اگر ان باتوں کی نسبت ان کی طرف درست ہے، تو جماعت انصار السنہ جو کہ اس مجلس کی رکن ہے، ان کی کہی ان تمام باتوں سے براءت کا اعلان کرتی ہے جو شریعت کے بھی خلاف ہیں اور مجلس سیاسی کے منشور کے بھی۔

اور ان میں سب سے زیادہ قابل اعتراض ان کا یہ کہنا ہے:

”ہم اسلامی حکومت کے قیام کی کوشش نہیں کر رہے اور نہ ہی ہم نے ایسا کبھی کہا ہے۔“

بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ ہمارا مقصود و مطلوب جس کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں، جس کی ہم دعوت دیتے ہیں اور جس کے لیے ہم یہ جہاد کر رہے ہیں، وہ تمام ترمیسر وسائل و قوت کو بروئے کار لا کر اس اسلامی حکومت کا قیام ہے جو عرصہ ہوا مسلمانوں سے چھین لی گئی اور جو کہ ہر مسلمان کی دلی تمنا ہے۔ ہم جو قدم بھی اٹھاتے اور منصوبہ سازی کرتے ہیں، وہ محض اسی ہدف کے حصول اور اس تک پہنچنے کی غرض سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ [مائدہ: 44]

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ کرے، تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [مائدہ: 45]

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ کرے، تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [مائدہ: 47]

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ کرے، تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

اور ان کا یہ کہنا:

”جس بھی نظام پر عراقی عوام متفق ہو جائیں گے ہم اس کی تائید کریں گے۔“

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ کسی ایسے نظام پر راضی ہو جائیں جو اللہ کے نظام کے ذرا بھی خلاف ہو، کیوں کہ غیر اللہ کے نظام پہ راضی ہونا کفر ہے اور ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں! محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالے ”تحکیم القوانين“ میں فرماتے ہیں:

سب سے بڑا اور واضح کفر کسی ملعون قانون کو اس قانون پر ترجیح دینا ہے جسے روح امین، بہ زبان عربی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر لے کر آئے، تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں، کیوں کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنْ تَنَزَّعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ [نساء: ۵۹]

ترجمہ: پھر اگر کسی بات میں تم میں اختلاف ہو جائے، تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس شخص کے ایمان کی حرف نفی و قسم کے ساتھ قطعی نفی کی ہے جو اپنے تنازعات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف نہ بنائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ [نساء: ۶۵]

ترجمہ: پس تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنالیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ بھی نہ ہوں، بلکہ اسے خوشی سے مان لیں، تب تک مؤمن نہ ہوں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف بنالینے کے حکم پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ ساتھ ہی دلوں میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کرنے کی بھی اپنے اس فرمان میں شرط لگائی ہے:

﴿ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ﴾

(حرج بجا) سے مراد تنگی ہے، ضروری ہے کہ اس کے لیے دل وسیع ہو اور ہر طرح کے قلق و اضطراب سے پاک ہو۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہاں ان ہی دو حکموں پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ ان کے ساتھ ”تسلیم“ کو ملانے کا بھی حکم دیا، جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پوری اطاعت کا نام ہے، اس طور پر کہ نفس کا اس بات سے اگر ادنا تعلق بھی ہو اسے چھوڑ دے اور اسے کُلّی طور حقیقی منصف کے سپرد کر دے، اسی لیے اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ﴿تَسْلِيمًا﴾ مصدر کے ساتھ مؤکد کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خالی سپردگی کافی نہیں، بلکہ کُلّی طور پر اسے سپرد کرے۔ الخ

[فتاویٰ و رسائل محمد بن ابراہیم آل الشیخ: 295 / 12]

پس بہترین نظام اللہ اور اس کے رسول کا نظام ہے، کیوں کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی،

اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس نے گمراہی اختیار کی۔ ارباب حل و عقد کی اولین شرط اسلام اور دین پر استقامت ہے، نہ کہ محض وطن کی طرف نسبت۔ اور کافر ایک قوم ہیں، اور اجنبی کافر اور وطنی کافر میں کوئی فرق نہیں۔ اسی پر تنبیہ کرنا مقصود تھا۔ ہم اللہ تعالا کے حضور ہر اس بات سے براءت کا اعلان کرتے ہیں جو اس کی منشا کے خلاف ہو، اور واضح کرتے ہیں کہ ہمارا موقف اور سیاسی طرز عمل وہی سمجھا جائے جو ہم اپنی ویب سائٹ پر جاری کریں۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحابتہ أجمعین۔

امیر جماعت انصار اللہ

سوال: کیا آپ جہادی میڈیا خصوصاً ہمارے جامعہ حفصہ فورم کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: میں آپ سمیت تمام مسلمانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میڈیا پر مجاہدین اور دیگر لوگوں کے مواقف اور حرکات کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے، آپ بغیر تحقیق و جانچ پڑتال، اس پر کان نہ دھریں، کیوں کہ آپ سے قیامت کے دن اس سے متعلق پوچھ ہوگی۔ اللہ تعالا ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهْلَةٍ فَتُصِبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ بِيَدِ مِيزَانٍ﴾ [حجرات: ۶]

ترجمہ: مؤمنو! اگر کوئی گناہ گار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا بیٹھو، پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ جو سنے آگے نقل کر دے۔“ [رواہ مسلم فی صحیحہ]

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ